سوال

(143) میت کی تدفین کے بعد لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آدمی کے فوت ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ بعد لواحقین، اہل محلہ اور گاؤں کے عام لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کا کیا حکم ہے؟ (محمود الحسن سلیم، سکردو، بلتستان) (۱۱ جون ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کھانے کی ایسی مجالس میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ طریقِ کار سنت نبوی سے ثابت نہیں۔ حدیث میں ہے :

'مَن اَحدَثَ فِی اَمرِنَا ہٰذَا مَا لَیسَ مِنہُ فَہُوَ رَدٌّ' (صحیح البخاری، باب إِذَا اصطَلَحُوا عَلٰی صُلحِ جَورٍ فَالصُّلحُ مَردُودٌ، رقم: ۲۶۹۷)

''یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔''

یادرہے سوئم، دسواں یسواں، چالیسواں، چھ ماہی، برسی وغیرہ سب بدعات کے زمرہ میں شامل ہیں۔

''شرح المنہاج'' نووی اور حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے۔

'اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِی الیَومِ الثَّالِثِ وَالسَّادِسِ وَالعَاشِرِ وَالعِشرِینَ وَغَیرِہَا بِدعَةٌ مُستَقبَحَةٌ'

یعنی مذکورہ امور قبیح بدعت ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:178

محدث فتویٰ